

<p>مرثیہ ابو کی قریب ازاد و حسن فدایست جو کج و بد بیکرین و بدترین عبد آریب کی شکر تیرا کہ جو ہو</p>	<p>مرثیہ فخ جو دل کی شکر طینت اشرف خاقان قضا سبب تیری آؤ شکر خاں زرت دور کھا تا کیسا کہ دنیا پانی تو کیا</p>	<p>مرثیہ فخ جو دل کی شکر طینت ابو سکاہ بوی کالی و شکر تیری سخنی شکر شکرین کندھنی فخر تیرا خاتمہ خواہ</p>
<p>گو کہ تلوار پھری حلق پہ شکر باری شکر پر خالق باری کا کیہ باری</p>	<p>حلق تر کر تری بن قصاب بھی تو پانی کا قطر ہمت تو نہ سید کو دیا پانی کا</p>	<p>جلد دستی تو ستم گار کو خوش آتی تھی تیغ بڑا آب تھی شہرگ پہ اٹک جاتی تھی</p>
<p>مرثیہ اتفاق غما سبب تیری اہل غرا پانچ شکرین میں شکر تیرا شکر اول کر تیرا سوان اعتقاد باہر تیرا دوت فدا</p>	<p>مرثیہ قل تیرا سبب تیری شکر تیرا آؤ شکر تیرا جھجکی وقت نماز نام جو کس کو شکر کا خطبہ ممتاز غیر خوش تھی میری باہنے دراز</p>	<p>مرثیہ منہ کھلا نہ پھری کا پیر تو پانی پان تھلا کھلا کھلا کھلا کھلا تیغ فخر تیرا شکر تیرا آؤ اس کو سوا تھا نہ کیسرا</p>
<p>شرط تانی ہو کہ مجھ سے ہو تو ماخیر کرو جمعہ کو وقت نماز او سکون نہ پھر کرو</p>	<p>اوسکو سینہ پہ چڑھا شکر کلید دیکھو جاہی آؤ اب پر یہ بدعت بیجا دیکھو</p>	<p>العطش کی تھی صد اخلق شہر فیشان سے پیساس کو ماری زبان کا شکر تیرا دندان سے</p>
<p>مرثیہ شہر تیرا جو کی حیوان نہ پیش جان تا دہنچ نصرت سے ہو یا ہم گران شہر چاہم ہو جلدی کو تو اس گران پوچھتی تیرا کہ تیرا شہر تیری ہو جان</p>	<p>مرثیہ فخ جو دل کی شکر طینت ابو سکاہ بوی کالی و شکر تیری سخنی شکر شکرین کندھنی فخر تیرا خاتمہ خواہ</p>	<p>مرثیہ عید تیرا کو تو زبان و جوان آؤ جو جو اس سال کو تو فخر تیرا تکوا کہ تیرا جانی تو قسم اہل غرا قل اضطرر کو جاہل تیرا کیرا</p>
<p>شرط تیری کہ کار نہ دیکھا او سکو فخ کو پھر قضا سے نہ ڈرا او سکو</p>	<p>شہاد او سکو وہ سوی شاہا مہر دیکھتے فخ ہو تو محمد حسین اہل حرم دیکھتے</p>	<p>شب ہفتم سے قلق دو وہ پینہ کا تھا تیسرا فاقہ تھا اور سن چھ مینہ کا تھا</p>

مرثیہ  
بغی تیرا  
کار و بدعتی  
پوچھی



<p><b>حکم</b>          ابھی کہہ چکا تھا پتہ نہ تھا          سوز راز اہل خفا کو پتہ نہ تھا          کیا نذر ادا کرے اور دل پتہ نہ تھا          گرد و غبار اور دھول پتہ نہ تھا</p>	<p><b>حکم</b>          اب نہیں کی شہادت کا کھنکھار          شیخوہ بھی وہ اجیب خالقین تیار          ادھی موی کی بس موع شہزاد قار          چین کی شہید کا کھنکھار</p>	<p><b>حکم</b>          دیکھ کر قابل تخیل حریفوں کا          آہ فریاد افسوس کی کس طرح حریفوں          دودھ کا پورے اناٹا اشارہ حریفوں          جہنم کی بھی پتہ نہ تھا باوجود حریفوں</p>
<p>ہو کی بہوش گریب شہدین گھوڑوں سے          ساتھ ہی کو دہرا شہر لعین گھوڑوں سے</p>	<p>دیکھ کر زمین کو آہ دہا کر تھے          آہ کر تھے اور امت کی دعا کر تھے</p>	<p>مان کا دل و سکا اشارہ کو بھی لیتا تھا          دودھ کی ہوتی تو ہوش تو وہ رو دیتا تھا</p>
<p><b>حکم</b>          ایسا نصیب نہیں کہ لو کہہ دے          تیغ ادا تھیں اکل تھیں پیر          بلایا تو وہ چاہا کہ خیر سے          شاہ چاہی تو لو کہہ دے</p>	<p><b>حکم</b>          ایک جان لکھو عیار عیار ادا          پیاسی تو تیر کی پوچھا عیار ادا          نکوئی یا نہ تیر عیار ادا          ہر طرف غلام تو عیار ادا</p>	<p><b>حکم</b>          ایک بھی دولت نہ لکھا تھا علی صوفی          کی بارگاہ کا تھا علی صوفی          چھوٹا تھا سب جو لکھا تھا علی صوفی          دودھ پیا بھی چھوٹا تھا علی صوفی</p>
<p>سنو دنیا میں مری بعد تھج رہنا ہے          تجسہ کچھ اپنی تھیون کر لے کہنا ہے</p>	<p>اپنی رتبہ کا کسی کو نہ سنا سادیکھا          دیکھا پیاسی کی جس خون کا پیاسا دیکھا</p>	<p>موتھہ سومان باب کا بھی نام نہ اک بار لیا          بیڑیاں بچے کو پیر حریف نے مار لیا</p>
<p><b>حکم</b>          تو دونوں کے احوال تو یہ کیا کہہ          شہر لڑا کہ بھلا کس کو اور          کہنا نہ کہ میں نے سب کچھ ہون          تھوڑے دن میں دنیا اور صاف چور</p>	<p><b>حکم</b>          تین ماری تو تھی میں ہر دو میں          آخر لاکھ پیاسی کی رور کا کام          یہاں تاس کو قلع پہنچو پیاسام          پس تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p><b>حکم</b>          باپ کی گویا میں ماری کی کیا کہہ          لاش کی گویا میں تیر کی کیا کہہ          پوچھا کہ لڑتے ہیں تو بھنگانے کا گناہ          رو دین کیا کہہ تھیں تو بھنگانے کا گناہ</p>
<p>اور اتنا تو مری روح پہ احسان کرنا          دیکھ سید انیوں کو سر کو نہ غمیان کرنا</p>	<p>اب کوئی پیاسی نہیں باقی نہیں تین تین          چاہو پانی دودھ چاہو نہ وہ پیاسا ہون</p>	<p>پہنسلین والا کو اور چھ مہینوں والا          ہاں میں پانی مواد دودھ کا پینے والا</p>



**۱۰۱**  
 مثل طوطی و کبوتر و کبک و کبکب  
 بسکاتانی نموده کبک کبکب کبکب  
 آبی در تالی آبی زرد و کبکب کبکب  
 رنگی سر زده نشیند کبکب کبکب

**۱۰۲**  
 بغض محمدی محمدی محمدی محمدی  
 با جادو بود جادو جادو جادو  
 بدو م با فوینا کبکب کبکب کبکب  
 طوق او برین بیان جادو کبکب کبکب

**۱۰۳**  
 شاه رطل و کبکب کبکب کبکب  
 آبی زرد کبکب کبکب کبکب  
 خون کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

یا تو روضه پیمانی که او نخین به پوچا دینا  
 یا او نخین وار شون کی قبر به پوچلا دینا

پاس کرنا نه مرا خوف الهی کرنا  
 تازیانه کوئی مار سے تو مناسی کرنا

لب نهیل سکتی تجھ کو کہتی کہ جاؤ زینت  
 ہاتھ اوٹھا کر کہا ڈیوڑھی پہ نہ آؤ زینت

**۱۰۴**  
 او بلطف و نفعی کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

**۱۰۵**  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

**۱۰۶**  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

پیا سون کومری مانی ڈراسا دینا  
 اور اگر پانی نہ دینا تو دلا سا دینا

میں طمانچہ اوس مارو دنگا کھر کبھی لونگا  
 جتنی دیجا نیگی ایذا اب اوسیکو دونگا

ہی ہی فکر تھیں در پہن روتی ہے  
 فاطمہ روک کر چادر کو کھڑی ہوتی ہے

**۱۰۷**  
 بیجا کتبیں بر کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

**۱۰۸**  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

**۱۰۹**  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب  
 کبکب کبکب کبکب کبکب کبکب

فلک تکی مری مری مری وہ سونوالی  
 اب وہ ہر صاحب ماتم مری ہونوالی

بڑی والی تو ہی ناموس مہر کیلے  
 تازیانہ ہی فقط عابد مضطر کیلے

رو کو جلائی کہ میدا نہیں بھی آئی زینت  
 اور بھائی کی گلوسٹے نہ پائی زینت



۱۷۷

تکو و فضیلت پائے افغانی مانے افغانی  
 جب سو گشت یار پائے افغانی مانے افغانی  
 تنے پانی نیہ میا پائے افغانی مانے افغانی  
 قچک پیسہ سب کی کیا پائے افغانی مانے افغانی  
 اس طرح سے نہیں بچ کر کسی بجائی سے  
 کہ جو کیفیت بچ گئی اپنی جان بجائی سے

۱۷۸

فرخ کو وقت جو ہو تو کی بین دل افکار بہت  
 سبھی تم کو سب کی سبھی خبر دار بہت  
 بن کے کہ کچھ پوچھ گچھ اور بہت  
 لیکن اب تک ہم سے ادا کر کے نہ چاہت  
 فوج جاتی ہے سو ہی آل تم میری بھائی  
 وار شہی آل شہی کی کار و لشکر بجائی

۱۷۹

اوسو بجائی کی کہ دینیوں کو دھکے لے ہوا  
 اوسو بجائی کی کہ گئی بیچو میں فون کھار  
 ادا اوسو بجائی کی کہ تیغ پر بیجا  
 یون بہن بجائی کی ہر وی وقت میں کم چھوڑتیں  
 ہوا بیجا سب اور غنیمت کی بوند کو دھکے لے

۱۸۰

اوسو بجائی کی کہ تیرا بھائی کا زور سارا  
 اوسو بجائی کی کہ کھینے کو کھسکا پھار  
 شہر زور زور بیچو سنو کہ زور تو نکلا سہارا  
 میں دیکھو کہ نہایت خام کو قوم کا پارا  
 گو کہ جس نے کہہ کر تیری سخن کی تو تیرا  
 ججا بجائی ہو شومند شاہ زمین کی تو تیرا